بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

38: افراد اور جماعتوں کے متعلق ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے - حصہ سوم

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔

اور پچھلے دو دروس میں ہم بیان کر رہے تھے "ضوابط يجب مراعاتها بالنسبة للأفراد والجماعات" (افراد اور جماعتوں کے متعلق ضابطے جن کو مد نظر رکھنا واجب ہے)۔اس موضوع پر بات کر رہے تھے اور کافی دلائل بیان کرنے کے بعد اور علماء کے اقوال بیان کرنے کے بعد ہم پہنچے ہیں صفحہ نمبر 81 پر (میرے پاس جو نسخہ ہے اس میں 81 ہے اور کسی اور نسخے میں 90 بھی ہے تو دونوں میں دیکھ لیں آپ کے پاس کون سا نسخہ ہے)۔

الغرض، شیخ صاحب فرماتے ہیں "قلت" (اب شیخ صاحب اپنی بات کر رہے ہیں)۔اور آپ نے اس رسالے میں دیکھا ہو گا کہ "قلت" کا لفظ سب سے کم اس رسالے میں آپ کو ملے گا نوٹ کر لیں آپ۔

یعنی فضیلۃ الشیخ عبد السلام حفظہ اللہ کے جو اپنے اقوال ہیں اس رسالے میں سب سے کم ہیں اور عجیب سی تصانیف ہیں! عجیب اس لیے لگتی ہیں کہ عام مصنفین اپنی باتیں کثرت سے لکھتے رہتے ہیں، بہت کم مصنفین آپ کو نظر آئیں گے یا بہت کم علماء آپ کو نظر آئیں گے جو سلفیت کے موضوع کے تعلق سے خاص طور پر یا توحید، یا سنت، یا منہج السلف یا منہج کی بنیادی باتیں یا عقیدے کے اصول بیان کرتے ہوئے اپنی باتیں کم کرتے ہیں اور نصوص اور سلف صالحین کے اقوال اور علماء کے اقوال بہت زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے "قلت" پوری کتاب اٹھا کر دیکھ لیں آپ یہ دعویٰ نہیں ہے یہ حقیقت ہے۔"قلت" (میں نے کہا، میں کہتا ہوں)، یعنی شیخ صاحب اپنی بات اب بیان کر رہے ہیں اور بہت مشکل سے آپ کو

یہ لفظ نظر آئے گا۔اس سے پہلے کیا ہے؟انہوں نے علماء کے اقوال کو ترتیب دی ہے علماء کے اقوال بیان کیے ہیں باب باندھا ہے وہ اُن کا اپنا قول ہے (باب کی ترتیب اُن کا اپنا قول ہے)۔

امام بخاری نے کیا کیا ہے صحیح بخاری میں؟ وہاں پر ''قلت'' نہیں ہے، ہے ہی نہیں کہیں پر نہیں ہے۔ وہاں پر کیا ہے؟ باب باندھا ہے باقی آیت ہے یا حدیث ہے اور اکثر احادیث ہیں یا آثار ہیں سلف کے۔

الغرض ''قلت'' تو اب شیخ صاحب اپنے اس موضوع کے تعلق سے آخر میں آکر اس باب کے آخر میں اپنی رائے اور اپنا نظریہ پیش کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں ''قلت'' (میں نے کہا) ''إن علماء السلف'' (کہ یقیناً سلفی علماء یا سلف کے علماء) ''قد ردوا علی الطوائف المبتدعة'' (جو سلف کے علماء گزرے ہیں انہوں نے یقیناً رَد کیا بدعتی گروہوں پر)۔اب مثالیں شیخ صاحب بیان کر رہے ہیں ''فقد ردوا علی الروافض''۔آپ میرے ساتھ گنتے جائیں جن گروہوں کا "طوائف المبتدعة" کا (بدعتی گروہوں کا) رَد کیا گیا یا جماعتوں کا رَد کیا گیا (بدعتی جماعتوں کا) آیئے دیکھتے ہیں:

(۱) ''فقد ردوا'' (سلف صالحین نے سلف کے زمانے میں جو علماء تھے انہوں نے رَد کیا اور یہ جو ردود کا سلسلہ ہے یا جو طریقہ ہے یہ آج کے دن کا ایجاد کردہ نہیں ہے یہ اس بہترین زمانے سے لے کر آج تک بھی قائم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور تا قیامت قائم رہے گا اللہ تعالیٰ کے ہی فضل وکرم سے) ''فقد ردوا علی الروافض'' (روافض کا رَد کیا)۔(۲) ''والقدریة'' (قدری تقدیر کے منکر)۔(۳) ''والجهمية'' (جہمیوں کا)۔(۴) ''والمعتزلة''۔(۵) ''والخوارج''۔(۶) ''والمرجئة''۔(۷) ''والأشاعرة''۔(۸) ''والماتريديه''۔(۹) ''والصوفية''۔ارے، صوفی تو بعد میں آئے؟! جب آئے تو سلف صالحین کے متبعین نے ان کا بھی رَد کیا۔

کوئی بدعتی چاہے فرد ہو یا جماعت ہو سلف صالحین "ومن تبعهم باحسان إلی یوم الدین" سے بچ نہ سکا اور نہ ہی یہ لوگ بچ سکتے ہیں کیونکہ حق کی وضاحت اسی طریقے سے ہوتی ہے، ادھورا حق بیان کرنا حق نہیں ہوتا۔ توحید تو بیان کر دی شرک کی وضاحت کی نہیں کیا توحید سمجھ میں آئے گی؟! آج تو مشرک بھی اپنے آپ کو موحد کہتا ہے، قبر پرست بھی اپنے آپ کو سب سے بڑا موحد کہتا ہے، بلکہ آج موحد اسے کہتے ہیں جو توحید میں غرق ہو جیسا کہ بعض صوفی کہتے ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ کہ توحید کو تو بیان کر دیا گیا ہے اس کی ضد شرک کو تفصیل سے بیان نہیں کیا لوگ دھوکے میں آگئے اور

اسی شرک کا ارتکاب کر بیٹھے جو توحید کے منافی ہے اور اپنے آپ کو توحید پر قائم سمجھتے رہے زندگی ساری (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے) اور اُن کا خاتمہ بھی اسی شرک پر ہوا۔ یعنی اس سے بڑی مصیبت کیا ہو گی ؟!

حق کو جاننے کے لیے باطل کو جاننا بھی لازمی ہوتا ہے اس لیے نہیں کہ باطل پر عمل کیا جائے بلکہ اس لیے کہ باطل سے بچا جائے اور حق میں ثابت قدمی ملے اور اسی طریقے سے اہل باطل کا بھی رَد کیا جاتا ہے اور سر فہرست یہی گروہ ہیں جن کا نام لیا گیا ہے اور ہر دور میں ان گروہوں کا رَد کیا گیا ہے۔

یہ تو گروہ تھے لوگوں کا افراد کا بھی رَد کیا گیا ہے کہ نہیں آیئے دیکھتے ہیں:

"كما ردوا على رؤوس المبتدعة" (اور بدعتیوں کے سرداروں کا بھی رَد کیا گیا)۔ مثالیں: "كالجهم بن صفوان" (جیسا کہ جہم بن صفوان) "وبشر المريسي وابن المطهر الحلى"۔

جہم بن صفوان معروف ہے جہمیوں کا سربراہ اور انکار صفات، جبر ارجاء کی بدعقیدگی کو ایجاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ذات پر (نعوذ باللہ) طعن کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا انکار کرنا یہ ساری چیزیں اس شخص نے ایجاد کی ہیں۔ اس سے پہلے (جہمیوں سے پہلے) جو بدعت موجود تھی رفض کی بدعت تھی اور خروج کی بدعت تھی، خوارج اور روافض موجود تھے ان کی رسائی اللہ تعالیٰ کی ذات تک نہیں تھی (بات سمجھنے کی ہے)۔ روافض نے غلو کیا سیدنا علی پر آل بیت پر غلو کیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اِلٰہ بنانا یہ بعد میں متأخرین نے کیا ہے۔ ایک گروہ سے اس وقت علوی (جو علوی معروف ہے) جن کو زندہ جلادیا گیا ان سے یہ غلطی ہوئی تھی لیکن اس کے بعد رہے نہیں وہ لوگ، تو اللہ تک کی ذات تک پہنچے نہیں تھے۔ خوارج نے خروج کیا صحابہ کرام کے خلاف تلوار اٹھائی لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات تک پہنچنا اور اتنا عقیدے کا بگاڑ ہونا یہ جہم بن صفوان سب سے پہلے بدعقیدگی لے کر آیا ہے۔

اور جہم بن صفوان نے (یہ میں پہلے بھی یہ سند بیان کر چکا ہوں پھر سے نوٹ کر لیں یاد کر لیں کہ جیسے محدثین کی سند بالکل واضح اور چمک دار ہوتی ہے خوبصورت سند ہوتی ہے جس سے ہمیں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملتی ہے) آپ یہ دیکھیں جہم بن صفوان کی بدعقیدگی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی کرنا اور وہاں تک پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا انکار کرنا اور آہستہ آہستہ پھر وہیں سے جتنے بھی گروہ آگے نکلے ہیں چاہے وہ معتزلہ ہوں، چاہے وہ اَشعری ہوں ماتریدی ہوں، کلابی ہوں جتنے بھی بعد میں گروہ آئے وہ سارے کے سارے جہم بن صفوان کی اتباع کرنے والے ہیں

چاہے وہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں کیونکہ انکار صفات سب سے پہلے اُسی نے کیا ہے، جس نے کلی طور پر جزوی طور پر انکار صفات کیا ہے تو اس کے اندر جہمیت موجود ہے۔

وحدۃ الوجود سب سے پہلے یہ شخص لے کر آیا ہے پتہ ہے؟! وحدۃ الوجود کی بدعقیدگی "اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے" یہ جہم بن صفوان لے کر آیا ہے۔ عجب بات ہے آج اکثر مسلمان جو اشاعرہ اور ماتریدی ہیں کاش کہ اُن کو فطرت پر چھوڑ دیا جاتا، صاف اور پاک فطرت پر چھوڑ دیا جاتا تو واللہ اپنی فطرت سے جان لیتے پہچان لیتے کہ ان کا ربّ عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں ہے! لیکن ان معصوموں کی (معصوم اس اعتبار سے کہ جاہل ہیں بے چارے سیدھے سادے لوگ ہیں) اِن ظالموں نے ان کی فطرتوں کو بھی مسخ کر دیا اور تبدیل کر دیا، آج (نعوذ باللہ) بچہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے (اِلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ)۔

تو جہم بن صفوان ہر مصیبت کے بانی ہیں، ہر مصیبت کا بانی! امت پر جتنی مصیبتیں آئی ہیں بدعقیدگی میں یہ اسی کے بانی ہیں۔ جہم بن صفون اِن کا استاد ہے جعد بن درہم، جعد بن درہم اِس سے بھی بڑا ہالک ہے اور اس نے یہ علم لیا بیان بن سمعان سے (بیان بن سمعان فرقہ بیانیہ یہ وہ شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا)، اور پھر بیان بن سمعان نے علم لیا طالوت سے (یہودی سے)۔

سوسن نصرانی کہا جاتا ہے کہ جو قدریہ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں وہ اُس کا بانی ہے وہاں سے بدعقیدگی آئی ہے یہ وہ دوسری ہالک سند ہے وہ معبد الجہنی ہے اُس نے پھر سوسن نصرانی سے لیا اس لیے وہ نصاریٰ سے جا کر ملتے ہیں، اور یہ یہودیوں سے جا کر مل رہے ہیں عجب بات دیکھیں آپ! ان کی سند تو دیکھیں تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں! (نعوذ باللہ من الخذلان)۔ بعض لوگوں کو تب بھی عقل نہیں آئی اور اللہ کی قسم اب بھی عقل نہیں آ رہی کہ دیکھیں یہ جو ہم بدعقیدگی لے رہے ہیں ذرا سند تو دیکھیں! اب علماء نے یہاں تک بھی بیان کیا ہے ان کی سند کو بھی دیکھا ہے کہ بیماری کہاں سے آئی ہے یہ! یہ مصیبت آئی کہاں سے ہے!

ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان کیسے کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے؟! جبر کیسے کہہ سکتا ہے کہ انسان مجبور بھی ہے اسے سزا بھی ملے گی؟! کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص کوئی بھی عمل کرتا ہی نہیں ہے اپنے ربّ کو ایک سجدہ بھی نہیں کرتا اور مسلمان ہی رہتا ہے عمل کا تعلق ہی نہیں ہے ایمان سے؟! یہ کہاں سے بدعقیدگیاں آئی ہیں!

علماء نے پوری سند دیکھی ہے پتہ چلا ہے کہ یہ سلسلہ ہے اور یہ ان کے مشائخ ہیں۔اور یہ کہاں تک جارہا ہے؟ طالوت نے اپنے ماما سے لبید بن اُعصم الیہودی۔ لبید بن اُعصم یہودی نے یہ وہ یہودی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا۔ صحیح بخاری، مسلم میں متفق علیہ حدیث ہے یعنی صرف عام یہودی ہوتا تب بھی کافی تھا یہ وہ یہودی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جان کا دشمن تھا۔

وہ بھی تو ایک یہودی تھا نا جس نے کہا ''أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ'' اپنے بیٹے سے کہا(پڑوسی تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا)۔ اگر یہ شخص اس سند میں ہوتا نا تب بھی ہالک سند تھی تاریکیوں والی سند تھی کیونکہ یہودی کی تعلیمات ہیں۔اب ایسا یہودی جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود گواہی دی ہے، دو فرشتے آکر بتاتے ہیں کہ کس نے جادو کیا ہے اور آج لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے کہ یہ بدعقیدگی اہل بدعت کی ایجاد کردہ ہے تم عزت اور شرف والے لوگ ہو تمہارے علماء کا یہ عقیدہ نہیں ہے چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔چاروں اماموں کی بات بھی کرتے ہیں اپنے امام اعظم کی بات بھی کرتے ہیں لیکن مخالفت عقیدے میں آکر کر کے جہم بن صفوان کے قول کو لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے یہ نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی ہے جیسا کہ جہمی کہتے ہیں (اور انہوں زمین کی طرف اشارہ کیا)۔

میرے بھائی جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی ہے یعنی ہر جگہ موجود ہے یہ جہمیوں کا عقیدہ ہے۔سلف صالحین نے نام بھی لیا ہے صرف نہیں کہا کہ یہ بدعقیدگی ہے بس چھوڑ دو، یہ بھی فرمایا ہے کہ کس کی بدعقیدگی ہے تاکہ لوگ متنفر ہوں۔ آپ جب ایسے راستے سے گزرتے ہیں جہاں پر بدبو ہو تو آپ اس سے دور ہو جاتے ہو کہ نہیں؟اب صرف یہ جاننا کافی نہیں ہے کہ بدعقیدگی ہے، واللہ یہی کافی تھا کہ غلط عقیدہ ہے۔ مومن کے لیے یہی کافی ہے نا کہ آپ کے امام ایک عالم، دو، دس، بیس، اجماع ہے امت کا اجماع ہے یعنی سب نے مل کر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے ہر جگہ موجود نہیں ہے پھر بھی اس راستے کے صرف قریب نہیں جانا اس کو دل میں بٹھانا ہے عقیدہ بنا کر عجب ہے تو اے مسلمان! واللہ تعجب ہوتا ہے ایسے مسلمانوں پر اور ایسے لوگوں پر!

الغرض "وبشر المريسي" یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا انکار کرنے والا تھااور قاضی ابو یوسف رحمۃاللہ علیہ جوامام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ کے معروف شاگرد ہیں انہوں نے مناظرہ کیا بشر المریسی سے۔کیا مناظرہ تھا؟کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے،بشر المریسی ظالم کہتا ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

دیکھیں آئمہ حنفیہ دیکھیں وہ مناظرے بھی کرتے تھے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے فرش پر نہیں ہے ہر جگہ نہیں ہے۔اُن کے جو مخالف تھے وہ کون تھے ؟ یہ ہالک بشر المریسی۔دونوں میں سے ایک عقیدہ ٹھیک ہے آپ کس کے ساتھ ہیں؟میری ان حنفیوں سے گزارش ہے جو آج یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے عرش پر مستوی نہیں ہے کیونکہ اس پر سمت لازمی آتی ہے اس پر تجسیم لازم آتی ہے۔آپ کے اپنے آئمہ ہیں اوران کو کیا کہا جاتا ہے ؟الحنفیۃ الکاملہ۔امام ابو حنیفہ ہیں اوران کے وہ شاگرد یا وہ حنفی جنہوں نے امام ابو حنیفہ کی اتباع کی اصول میں اور فروع میں (فقہ میں اور عقیدے کے اصول میں)ان کو حنفیۃ کاملہ کہا جاتا ہے اور یہ آپ ہی کے عالم کی گواہی ہے آپ ہی کے عالم کی زبان سے ہم نے بیان کیا ہے،آپ ہی کے عالم کی کتاب سے "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل الإمام أبي الحسنات عبد الحيی اللکنوی رحمۃاللہ علیہ "۔ہم نے نہیں کہا کہ آپ ناقص ہیں آپ کے عالم نے کہا کہ آپ ناقص ہیں کیونکہ جو کامل نہیں وہ کیا ہے؟پھر ناقص ہی ہے۔

بشر المریسی کامل ہے کہ ناقص ہے؟ہالک ہے(صرف ناقص نہیں ہے)۔قاضی ابو یوسف (رحمۃاللہ علیہ) کیا ہیں کامل ہیں کہ نہیں؟ حنفی کامل ہیں۔بشر المریسی،امام قاضی ابو یوسف رحمۃاللہ علیہ سے مناظرہ کر رہے ہیں دونوں کا جھگڑا کیا ہے موضوع کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ایک عالم کہتا ہے اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے اور دوسرا ہالک جاہل کہتا ہے جہل مرکب کا شکار کہتا ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

میں ان حنفیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں آپ کس کے ساتھ ہیں بشر المریسی کے ساتھ ہیں یا قاضی ابو یوسف رحمۃاللہ علیہ کے ساتھ ہیں؟اگر آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کیونکہ بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم مناظرہ بھی کرنا چاہتے ہیں۔کیا مناظر کروگے اور کس سے کروگے ؟!آج بھی مناظرہ کرنا چاہتے ہیں،آپ کے علماء(بڑے بڑے علماء)نے مناظرہ کیا ہے ان لوگوں کے خلاف مناظرے کیے ہیں جو لوگ کہتے تھے ہر جگہ موجود ہے تو آپ مجھ سے یا کسی اور عالم سے کیا مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہاں پر ہے یا

اللہ تعالیٰ عرش پر ہے یا فرش پر ہے؟! شرم نہیں آئے گی؟! سلف صالحین اور ان کے متبعین اہل حق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے بلندیوں پر ہے اور دوسرے ہالک اُن سے مناظرہ کرنے والے کہتے ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ فرش پر ہے! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

ایک بڑھیا نے ایک شخص کو دیکھا کہ گدھے پر کتابیں لادی ہوئی ہیں گدھے پر پورے کتابیں ہی کتابیں ہیں (یعنی گدھا مشکل سے چل سکتا تھا) تو اس بڑھیا نے پوچھا بھئی یہ کیا لے جارہے ہو؟ اس نے کہا کتابیں لے کر جارہا ہوں۔ کہاں لے کر جارہے ہو اتنی زیادہ کتابیں اور گدھے کو بھی پریشان کیا ہوا ہے؟ کہتا ہے مناظرہ ہو رہا ہے۔ بھئی کیا مناظرہ ہو رہا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے کہ نہیں ہے۔ کہتی ہے اتنی بڑی کتابوں سے آپ یہ ثابت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یا نہیں ہے اتنا کھلا آسمان، اتنی کشادہ زمین، یہ چمکتا ہوا سورج ان کو نظر نہیں آتا کہ اس کو پیدا کرنے والا کون ہے؟! جس کے لیے یہ آسمان اور یہ سورج چمکتا ہوا اور یہ کشادہ زمین دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یہ اتنی ڈھیر کتابیں جو ایک گدھے کے اوپر آسکتی ہیں یہ کیا سمجھا سکتی ہیں کسی کو کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یا نہیں؟!

ان لوگوں کو سمجھا سمجھا کر کیا کہوں تھک تو نہیں جاتے لیکن دکھ ہوتا ہے واللہ کہ کبھی ان لوگوں نے یعنی رات کی تاریکی میں یوں لیٹے ہوئے سونے سے پہلے سوچا ہے کہ ہم کر کیا رہے ہیں ہمارا عقیدہ کیا ہے؟! اپنے ربّ کے بارے میں ہم کیا عقیدہ رکھتے ہیں کبھی سوچا ہے؟!

الغرض واپس آتے ہیں "وابن المطهر الحلي"، اب ان ہالک لوگوں کا نام لے رہے ہیں جو بد عقیدہ تھے اپنے زمانے میں اہل بدعت میں سے تھے بلکہ ان کے سرداروں میں سے تھے جو معروف بدعتی تھے جو بدعت کی طرف داعی بھی تھے اور معروف بدعتی بھی تھے بدعت کو ایجاد کرنے والے بھی تھے، یہ ساری صفات ان میں پائی جاتی تھیں (یعنی ان میں سے کوئی بھی صفت پائی جائے یہی کافی ہے ان کا رد کرنے کے لیے)۔ علماء نے نام لے کر ان کا رد کیا ہے اور مناظرے بھی کیے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ابن المطہر الحلی جو ہے یہ شیعی ہے امامی ہے رافضی ہے، جہمی ہے معتزلی ہے سب ہے (مکسچر ہے)۔

"وابن المطهر الحلي" (شیعہ ہے امامی، رافضی ہے) "والرازي" (فخر الدین الرازی أشعری) "وابن عربي" (ابن عربي (النکرۃ، "العربي" الف لام سے معرفہ نہیں))۔

"ابن العربی" ابو بکر بن العربی رحمۃ اللہ علیہ یہ مالکی ہیں معروف اہل سنت والجماعت کے علماء میں سے ہیں، یہ ابن عربی ہے ہالک الصوفی وحدۃ الوجود، وحدۃ الحلول کا قائل جس کو صوفی بلکہ صوفیوں کا اجماع ہے کہ ابن عربی شیخ اکبر ہے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے "رؤوس المبتدعة" بدعتیوں کے سرداروں میں سے ہے جن کا علماء نے رَد کیا ہے۔ ابن عربی کا رَد بہت سارے علماء نے کیا ہے اور اکثر حنفی علماء نے کیا ہے ابن عربی کا رَد اور ان میں سے امام ابن أبي العز حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرح عقیدۃ الطحاویہ میں ابن عربی کا سخت رَد کیا ہے، نفاق اور زندقہ تک کا لفظ استعمال کیا ہے۔ الغرض، آج صوفی دیکھ لیں کہ ابن عربی ان کے نزدیک شیخ اکبر کیسے ہو گیا ہے؟! "وردوا على الآمدي، والغزالي ، والبكري ، والأخنائي والسُّبكي وغيرهم" (الغرض، بہت سارے ہیں وقت نہیں ہے کہ میں سب کا بتا دیتا لیکن یہ سمجھ لیں کہ جتنے بھی اہل بدعت تھے یا بدعت سے اُن کا کوئی تعلق تھا ان سب کا رَد ہوا ہے)۔

"وإن العلماء السلفيين المعاصرين" اب یہ گزرا ہوا زمانہ تھا آج کے زمانے میں کوئی ایسا ہے؟ یہ ساری باتیں ہم نے مان لی ہیں چلو یہ پرانی باتیں ہیں اب کہاں رہ گیا ابن عربی کہاں رہ گیا جہم بن صفوان کہاں رہ گیا بشر المریسی سب مر گئے سڑ گئے کوئی بھی نہیں باقی رہا ہم آج کے زمانے کی بات کرتے ہیں کیا آج کے زمانے میں بھی یہ ردود کا سلسلہ جاری ہے؟ اب شیخ صاحب آگے اس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ سوال عقل میں آتا ہے شیخ صاحب سے کسی نے پوچھا نہیں ہے کہ ابھی تک تو یہ مسئلہ تھا پہلے تو ہو چکا ہے اب قاعدہ ایک ہے۔ اہل بدعت موجود ہیں رَد بھی موجود ہے جب نہیں ہیں تو رَد بھی نہیں ہونا چاہیے کیا خیال ہے؟! آج کے زمانے میں اہل بدعت موجود ہیں کہ نہیں ہیں؟ ہیں۔ پھر رَد ہونا چاہیے کہ نہیں ہونا چاہیے؟ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب کیا فرماتے ہیں۔

فرماتے ہیں "وإن العلماء السلفيين المعاصرين" (اور بے شک سلفی علماء دور حاضر کے (دور حاضر کے سلفی علماء))۔ سلفی کیوں فرمایا "السلفيين المعاصرين"؟ کیونکہ رَد کا علم اور رَد کا بیڑا ان ہی علماء نے اٹھایا ہوا ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں یا پہچاننا چاہتے ہیں کہ کون سا عالم، طالب علم سلفی ہے کہ نہیں آپ یہ دیکھیں کہ اہل بدعت کا رَد کھول کھول کر اور تفصیل سے آپ کو نظر آئے گا کتابوں میں، تقریروں میں، خطبوں میں یا دیگر لیکچرز میں، دروس میں واضح رَد ہوگا اور حکمت کے ساتھ یہ نہیں کہ ہر وقت ہر زمانے میں ہر دور میں ہر شخص کو پکڑ پکڑ کر یا جماعت کو ہر وقت، نہیں نہیں نہیں! حکمت کے ساتھ وقت کے ساتھ ساتھ "الأهم فالمهم" اس طریقے سے لیکن ان کے منہج میں یہ بات موجود ہے کہ

اہل بدعت کا افراد ہوں یا جماعتیں ہوں ان کا رد کرنا ہے۔ واضح ہے کہ نہیں؟ اس لیے سلفی علماء کہنا اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ نہیں؟ اگر صرف علماء کہتے "وإن العلماء السلفيين المعاصرين" صحیح جملہ تھا؟ غلط تھا نا (سبحان اللہ)، کیونکہ یعنی جتنے بھی علماء المعاصرین ہیں سب رد کرتے ہیں۔ کیا سب کرتے ہیں؟ واللہ، آپ فنگر ٹپس (Fingertips) پر گن سکتے ہیں جو کرتے ہیں، پوری امت اسلامیہ میں میں قسم کھا کر کہہ رہا ہوں جو اہل بدعت کا رد کرتے ہیں کھل کر کرتے ہیں آپ فنگر ٹپس (Fingertips) پر گن سکتے ہیں اگرچہ لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں حافظ بھی ہیں، داعی بھی ہیں، طلاب علم بھی اور علماء بھی ہیں اگر پوری امت میں دیکھ لیں آپ۔ وجہ کیا ہے؟ کہ منہج السلف اس منہج سے دور ہیں جس کو آج ہم پڑھ رہے ہیں اور پڑھا رہے ہیں اس منہج کی سخت ضرورت ہے۔

"وإن العلماء السلفيين المعاصرين اقتفوا أثر سلفهم الصالح" (انہوں نے پیروی کی ہے نقش قدم پر چلے ہیں)۔ کس کے نقش قدم پر چلے ہیں؟ "سلفهم الصالح" (اپنے سلف صالحین کے)۔ کس چیز میں؟ "في الرد على الطوائف المبتدعة" (بدعتی گروہوں کا رد کرنے میں) "والرد على رؤوس البدعة والضلال" (دونوں چیزیں ہیں بدعتی گروہوں کا رد بھی ہے اور جو بدعت کے سردار ہیں رؤوس ہیں گمراہی کے بدعت کے ان کا رد بھی ہے)۔

دونوں میں کیا فرق ہے؟ اگر آپ کہتے ہیں "خوارج کا رد ہم کرتے ہیں" ٹھیک ہے کر دیا خوارج کا رد لیکن کسی کا نام نہیں لیا تو بات پوری ہوئی؟ آج کے دور میں کہاں خوارج ہیں خوارج تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے نا آج کہاں خوارج ہیں؟! تو ذہن کہاں جاتا ہے؟ فوراً وہیں جاتا ہے جو صحابہ کرام کے خلاف تھے وہی خوارج تھے، جتنی باتیں آپ کریں گے نا یہ علماء کریں گے نا وہ ساری وہیں پر جا رہی ہیں اور لوگ بڑی خاموشی سے خوش ہو کر سنتے ہیں لیکن جب نام لیا جاتا ہے کہ اسامہ بن لادن بھی خوارج میں سے ہے، ایمن الزواہری خوارج میں سے ہے، فلاں فلاں خوارج میں سے ہے، داعش خوارج ہیں تو یوں آنکھیں نکل آتی ہیں یوں لگتا ہے کہ جیسے کسی کو کرنٹ لگتا ہے نا بجلی کا! ارے یہ کیا ہو گیا ہے یہ کیسی باتیں ہو رہی ہیں؟! تصور بھی نہیں کر سکتے ہو واللہ ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا (جن کو بعد میں جھٹکا لگا اُن کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا) کہ یہ لوگ بھی خوارج ہو سکتے ہیں کبھی۔ ارے، یہ تو بڑے مجاہدین ہیں ان کو آپ نے خارجی بنا دیا؟! نہیں بھئی میں نے نہیں بنایا انہوں نے بنایا ہے جو اِن لوگوں کو نصیحت بھی کر چکے ہیں اِن کی زندگی میں اور کر بھی رہے ہیں جو اُن میں سے زندہ باقی ہیں، اور غلطیاں بھی بیان کی ہیں کھول کھول کر بیان کی ہیں،

رَد بھی کیا ہے اور دلائل کے ساتھ رَد کیا ہے اور پھر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان کا منہج خوارج کا منہج ہے بلکہ فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوارج لفظ نہ کہا کریں اِن کے لیے یہ اُن سے بھی گئے گزرے ہیں قرامطۃ ہیں یہ (خوارج تو بہادر تھے وہ تو سامنے سے آکر اٹیک کرتے تھے جھوٹے کو کافر سمجھتے تھے، دھوکا دینے والے کو کافر سمجھتے تھے وہ خوارج تھے یہ تو قرامطۃ ہیں باطنیہ والے ہیں)۔قرامطۃ وہ باطن فرقے والے لوگ ہیں جو اپنا بغض، اپنی نفرت اپنی جو بدعقیدگی جو دشمنی ہے سب دل میں چھپا کر کام کرتے ہیں جھوٹ سے کام لیتے ہیں فریب سے کام لیتے ہیں دھوکے سے کام لیتے ہیں۔فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ برقعے اوڑھ کر عورتوں کی شکل میں آکر بم بلاسٹ کرنا، قتل وغارت کرنا یہ خوارج کا راستہ نہیں تھا۔

تھے وہ اہل باطل اہل بدعت تھے یہ نہیں کہ ان کی تعریف ہو رہی ہے یہ موازنات میں سے نہیں ہے غلط وہ بھی تھے جھوٹے وہ بھی تھے بدعتی وہ بھی تھے گمراہ وہ بھی تھے، اہل الضلال وہ بھی تھے لیکن سامنے سے وار کرتے تھے۔

یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ کسی نے برقعہ پہنا ہوا ہے، کوئی غاروں میں چھپا ہوا ہے، کوئی بچوں کا برین واش کر کے اس کو جیکٹ پہنا دیتا ہے ریموٹ اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔یہ کیا ہو رہا ہے؟! یہ قرامطۃ ہیں یہ اُن سے بھی گئے گزرے ہیں اور شیخ صاحب (حفظہ اللہ) کی یہ بات واللہ علم پر اور ان کے ایکسپیرئینس (experience) پر مبنی ہے حقیقت ہے یہ ۔"فقد ردوا على الطوائف الصوفية"، اب کن گروہوں کا رَد کیا دور حاضر کے سلفی علماء نے "فقد ردوا على الطوائف الصوفية" (صوفی جماعتوں پر صوفی گروہوں پر رَد کیا) "والجماعات الحزبية المعاصرة" (اور دور حاضر کی حزبی جماعتوں کا بھی رَد کیا) "المخالفة لهدي النبي صلى الله عليه وسلم وهدي أصحابه" (وہ حزبی جماعتیں دور حاضر کی جو مخالف ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کی اور ہدایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی رہنمائی اور راستے کے مخالف ہیں)۔

فُٹ نات (Footnote) میں بڑی پیاری بات ہے میں بیان کرنا پسند کروں گا، فُٹ نات (Footnote) میں لکھا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"والتي اتخذت مناهج في الدعوة مخالفة لِمَا كان عليه السلف الصالح" ((اب ایک مثال دے رہے ہیں کیونکہ شیخ صاحب نے اور یہ بیان کیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے راستے کی اور رہنمائی کی

مخالفت کرتے ہیں) شیخ صاحب فرماتے ہیں بعض ایسی جماعتیں آئی ہیں دور حاضر میں جو حزبی جماعتیں ہیں جنہوں نے اپنا منہج بنا رکھا ہے دعوت میں اور تبلیغ میں (خاص منہج ہیں) جو مخالف ہیں سلف صالحین کے منہج کے دعوت اور تبلیغ میں اور ان جماعتوں میں سے وہ جماعت جو اپنی اس مشہور اور معروف قاعدے کی بنیاد پر دعوت دیتی ہے) "نتعاون فيما اتفقنا عليه ويعذر بعضنا بعضاً فيما اختلفنا فيه" (ہم اس چیز میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تعاون کرتے ہیں جس پر ہمارا اتفاق ہے اور جس چیز میں ہمارا اختلاف ہے ہم ایک دوسرے کو اس چیز میں معاف کر دیتے ہیں اور عذر پیش کر دیتے ہیں)۔

اور یہ ایک قاعدہ ہے حزبیوں کا جو مشہور ترین قاعدہ ہے، یہ قاعدہ اخوان المسلمین کا قاعدہ ہے اور ہر اس گروہ کا جو اس قاعدے پر عمل کر رہا ہے اور کرتا آیا ہے یا کرتا رہا ہے۔ یہ قاعدہ کیا ہے؟

"کہ اے مسلمانو! ہمارا ربّ ایک ہے، ہمارا قرآن ایک ہے، ہمارا نبی ایک ہے ہمیں بھی ایک ہونا چاہیے، ہاں ہم مانتے ہیں کہ ہمارا اختلاف ہے آپس میں لیکن ہمارا اتفاق بھی تو ہے نا بعض چیزوں میں تو جس چیز میں ہمارا اتفاق ہے اس پر ہم متعاون ہو جاتے ہیں متحد ہو جاتے ہیں جس چیز پر ہمارا اختلاف ہے اسے نظر انداز کر دیتے ہیں بعد میں نمٹیں گے اپنے ان اختلافات سے، کافر دشمن دروازے پر ہے پہلے اُن سے تو نمٹ لیں نا، ہماری جان خطرے میں ہے ہماری عزت خطرے میں ہے، ہمارا مال خطرے میں ہے کافر کبھی بھی لوٹ سکتا ہے اس لیے ہمیں اب متحد ہونا چاہیے"۔

یہ ایک قاعدہ ہے جیسا کہ ظاہر میں خوبصورت ہے حقیقت میں اتنا ہی بدصورت ہے جانتے ہیں کیوں؟ یہ بات کہ "ہمارا اتفاق ہے بعض چیزوں میں" بات تو ٹھیک ہے، ہم نماز سب پڑھتے ہیں نماز میں ہمارا اتفاق ہے، پانچ وقت کی نماز رافضی بھی پڑھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں پانچ وقت کی نماز، روزے وہ بھی رکھتے ہیں رمضان کے ہم بھی روزے رکھتے ہیں رمضان کے، حج وہ بھی کرتے ہیں ہم بھی کرتے ہیں، زکوۃ وہ بھی دیتے ہیں ہم دیتے ہیں، جتنے بدعتی ہیں سب کرتے ہیں۔ ہمارا مسئلہ ان مسائل میں نہیں ہے ہمارا مسئلہ عقیدے کے مسئلے میں ہے۔ آج ہمارا اختلاف کلمہ توحید میں ہے آج ہمارا اختلاف لا إلہ إلا اللہ کے مفہوم میں ہے، آج ہمارا اختلاف بنیادی اختلاف ہے عقیدے کے اصولوں میں اختلاف ہے۔ آج بھی جھگڑے چل رہے ہیں اور بعض ظالم جاہل لوگ مناظرے کے لیے تیار ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی نہیں ہے بلکہ فرش پر ہر جگہ موجود ہے اس چیز پر متحد ہو جائیں؟!

روافض جو ہیں وہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام تسلیم نہیں کرتے مصحف فاطمہ کو مانتے ہیں مصحف حفصہ کو نہیں مانتے، صحابہ کرام سارے مرتد ہیں ان کے نزدیک، اُمہات المؤمنین مرتد ہو چکی ہیں ان کے نزدیک (نعوذ باللہ) گالیاں دیتے ہیں، صبح وشام کے اذکار میں لعنت بھیجتے ہیں کبار صحابہ پر الشیخان پر (رضی اللہ عنہم أجمعین) اِن سے ہاتھ ملائیں؟!

اُن میں سے ایک جاہل کہتا ہے سیدنا ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو اگر گالی دینی ہے تو گھر میں دینا میرے سامنے نہ دینا، ہم تعاون کرنا چاہتے ہیں آپ سے ہاتھ ملانا چاہتے ہیں آپ سے گالی دینی ہے دیں گالی کوئی مسئلہ نہیں ہے ہاں گھر میں دو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے!

((کوئی آپ کے باپ کے بارے میں کہے اور گالی دینا چاہے تو کہو گے کہ گھر میں جا کر دو؟! کوئی آپ کی ماں کو گالی دینا چاہے آپ کہو گے کہ گھر میں جا کر دینا میرے سامنے مت دینا؟!))۔

ہمارے ماں باپ سے اللہ کی قسم اُمہات المؤمنین اور صحابہ کرام ہمیں زیادہ عزیز ہیں، زیادہ حق ہے اللہ کی قسم اُن کا ہمارے اوپر کبھی گوارہ نہیں کریں گے ہم اور کبھی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی عطا نہیں کرے گا جو شرک بدعات خرافات کی دلدل میں غرق ہیں وہ اپنا باطل نہیں چھوڑنا چاہتے اور ہمیں کہا جاتا ہے اہل سنت کو اہل حق کو، سلفیوں کا کہا جاتا ہے کہ تم ذرا نظر انداز کر دو ان مسائل کو ہاتھ بڑھاؤ اپنا روافض سے ہاتھ ملالو، بریلویوں سے ہاتھ ملالو، دیوبندیوں سے اہل بدعت سے اہل خرافات سے، خوارج سے ان سب سے ہاتھ ملالو کامیابی قدم چومے گی!

کون سی یہ کامیابی ہے جو قدم چومے گی؟! اہل باطل اپنا باطل چھوڑ نہیں سکتے، اہل بدعت اپنی بدعت چھوڑ نہیں سکتے شرم نہیں آتی یہ کہتے ہوئے اہل حق کو کہ تم اپنا حق چھوڑ دو؟! جو عزت بچی کچی ہے نامت میں یہ وہ بھی گنوانا چاہتے ہیں جو تھوڑی سی خیر باقی ہے نا یہ واللہ اس کے بھی دشمن ہیں!

یاد رکھیں، کامیابی آپ کے بازوؤں کی طاقت میں نہیں ہے اللہ کی قسم! کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور قانون ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے پیاروں کے لیے بھی اور سب کے لیے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم أجمعین) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (التوبہ:100)۔اُن میں سے دس لوگوں کی گواہی جنت کی ان کی زندگی میں دی گئی۔

جنگ اُحد میں تھوڑی سی غلطی ہوئی نتیجہ کیا نکلا جنگ کا؟ جیتی ہوئی جنگ ایک خوفناک رُخ اختیار کر گئی۔ وجہ کیا تھی؟ تیر اندازوں کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ پرندے بھی ہمیں نوچ لیں جگہ نہ چھوڑنا۔ تیر اندازوں نے دیکھا بھئی جنگ تو ہم جیت چکے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان تھا جنگ کے دوران۔ غلط فہمی ہوئی شبہ ہوا لیکن نافرمانی ہوئی اس غلط فہمی کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔ کون ہیں؟ وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔

جنگ حنین میں دس ہزار مکہ سے مسلمان آتے ہیں فتح مکہ ہو جاتا ہے دو ہزار نئے مسلم ہوتے ہیں مشرکین میں سے، بارہ ہزار کا لشکر حنین کی طرف جاتا ہے اُن میں سے بعض کہتے ہیں "آج ہماری تعداد اتنی ہے کہ آج شکست ہمیں ہو نہیں سکتی"۔ کثرت تعداد بس کسی نے کہہ دیا، نو مسلم عذر ہے ان کے پاس (اگر ہوتا اگر عذر سمجھا جائے تو ایک نو مسلم ہے ابھی مسلمان ہوا ہے) ﴿وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ﴾ (التوبہ:25) (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا تم بھول گئے حنین کے دن تم لوگوں نے کیا کہا؟ کہ آج ہماری تعداد اتنی ہے آج ہمیں کوئی ہرا نہیں سکتا)۔ کیا نتیجہ نکلا؟ آج ان بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ ہاتھ ملا کر کہتے ہیں کہ ہم کافروں پر اٹیک کریں اور جہاد کریں کیا نتیجہ نکلے گا؟! اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے لیے وہ قاعدہ تھا ہماری حیثیت ہی کیا ہے؟! وہ فرمانبردار تھے انجانے میں ان سے غلطی ہوئی، یہ جان بوجھ کر شرک اور بدعات کا ارتکاب کرنے والے اور ان کا ساتھ دینے والے تعاون کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟! باتیں تلخ ہیں لیکن یہی حقیقت ہے!

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں (یہ فُٹ ناٹ (Footnote) میں سے بتا رہا ہوں):

"وبناء على هذه القاعدة" (اور اس قاعدے کی بناء پر) "فإن لهم منهجاً تجميعياً خطيراً" (اس قاعدے کی بنیاد پر ان کا عجیب سا خطرناک ایک منہج ہے) "تجميعياً" (جمع کرنے کا مسلمانوں کا) "ينضوي تحته كل من وافقهم على قاعدتهم" (اتنا بڑا امبریلا (Umbrella) ہے جس کے ماتحت اس قاعدے کے نیچے سب کو ملا لیتے ہیں) "فنتج عن هذا التجميع" (تو اس تجمیع سے جمع کرنے سے یہ نتیجہ نکلا) "دخول كثير من الطوائف المنحرفة" (جو منحرف اور باطل گروہ ہیں جماعتیں ہیں وہ بھی ان میں شامل ہوئی ہیں) "لا فرق بين صوفي ورافضي ومعطل ومشبّه وقبوري" (کوئی فرق نہیں ہے

نہ صوفی میں ،نہ رافضی میں ،نہ معطل (اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کاانکار کرنے والے میں)نہ اللہ تعالیٰ کی اسماء وصفات میں تشبیہ کرنے والے میں اور نہ ہی قبر پرست میں)۔

تجمیع ہے ناتعاون کرنا ہے نا کہ جس پر ہمارااتفاق ہے۔اتفاق کیا ہے ہماراان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھے بتائیں ؟!ایک رافضی کے ساتھ ہمارااہل سنت کا کیااتفاق ہے ؟ایک قبر پرست کے ساتھ ہمارااتفاق کہاں پر ہے ؟نماز پڑھنے میں پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں بس یہ اتفاق ہے !(إنا للہ وإنا الیہ راجعون)۔

"بل أدخلوا النصارى في تجمعاتهم" ((یہ بڑی خطرناک بات ہے)بلکہ انہوں نے نصاریٰ،کرسچن کو بھی شامل کردیااپنے اس تجمع میں اوراس تعاون میں)"وتسامحوا مع اليهود على حساب العقيدة" (اوریہودیوں کے ساتھ بھی انہوں نے مسامحت سے اور نرمی سے اور معافی سے کام لیاعقیدے کے حساب پر کہ کوئی فرق نہیں پڑتا)۔

واللہ ریکارڈنگ موجود ہے !اخوان المسلمین کے بڑے رہنماؤں میں سے ایک کہتا ہے "یہودی ہمارے بھائی ہیں ہمارا جھگڑازمین کاہے آج وہ زمین چھوڑدیں ہمارے بھائی ہیں وہ"۔

دوسرا کہتاہے "یہودی بھی تو مومن ہیں نا،وہ بھی مومن ہیں ہم بھی مومن ہیں ہم بھائی بھائی ہیں آج ہماری زمینوں پر وہ قابض ہیں ہمارے دشمن ہیں آج زمینوں کو چھوڑدیں ہمارے بھائی ہیں مومن بھائی ہیں ہمارے"۔

یہودی بھی ہمارے بھائی ہوگئے ہیں ،نصرانی بھی ہمارے بھائی ہوگئے ہیں ،رافضی بھی ہمارے بھائی ہوگئے ہیں بچاکون ہے پھر؟!اور پھر کہتے ہیں کہ کامیابی قدم چومے گی!

امت کے مسائل:ایک ملک تھاکافروں کے قبضے میں ایک زخم تھاامت میں عقل نہیں آئی وہی راستہ اختیار کیاجو غلط راستہ ہے جو منہج سلف کے مخالف راستہ ہے دوسراملک بھی گنوابیٹھے۔دوزخم لگے دوملک تھے پھر بھی عقل نہیں آئی پھر جہاد کے نام پر دہشت گردی کرتے رہے،کرتے رہے تجمع کرتے رہے اکٹھاکرتے رہے کہ کامیابی قدم چومے گی تیسرا ملک بھی گیاہاتھ سے۔پھر بھی عقل نہیں آئی پھر یہی تجمع کرتے رہے پھر آگے بڑھتے رہے جہاد کے نام پر دہشت گردی پھر پھیلاتے رہے چوتھاملک بھی گیا۔پھر عقل نہیں آئی پھر آگے بڑھتے رہے ابھی کامیابی قدم چومے گی!

ارے چار ملک توجاچکے ہیں چار زخم لگ چکے ہیں !ایک ملک جب کافروں کے قبضے میں تھاتو پوری امت کے لیے یہ کافی سبق تھاکہ وہ عبرت حاصل کرتی اورراہ راست پر آجاتی،منہج نبوت پر قائم ہوتی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوتا یہ ملک بھی

چھوٹ جاتا۔اللہ تعالیٰ جب پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں بھی خیر وعافیت ہوتی ہے عبرت ہوتی ہے۔عبرت کس کے لیے ؟﴿فَاعْتَبِرُوا يَاأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ (الحشر:2)۔کچھ سمجھنے والے ہوں نا!چوتھا ملک بھی گیا پھر بھی عقل نہیں آئی پھر آگے بڑھے پھر فساد کو آگ لگائی پانچواں ملک بھی خطرے میں پڑا وہ بھی گیا!سریا کے حالات آپ کے سامنے ہیں چھٹا ملک ابھی آپ کے سامنے ہے جنگ جاری ہے کتنے ملک اور گنواؤ گے ؟!

اور یاد رکھیں کہ یہی لوگ ہیں جو جہاد کے نام پر سب سے پہلے حاکم اور محکوم میں جھگڑا شروع کرتے ہیں نعرے لگاتے ہیں،واللہ جو نصوص حاکم کے تعلق سے ہیں،ظالم اور فاسق حاکم کے تعلق سے صحیحین میں آپ کتاب الامارہ اٹھا لیں کتاب الامارہ صحیح مسلم میں یا کتاب الفتن صحیح بخاری میں اٹھا کر دیکھ لیں واللہ واضح نصوص ہیں کہ ظالم حکمران آئیں گے آپ کا حق چھینیں گے۔صحابہ کرام سوال کرتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم تلوار اٹھائیں؟ہرگز مت اٹھاؤ اگر وہ نماز قائم کرتے ہیں،ہرگز مت اٹھاؤ"إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنْ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ"،واضح الفاظوں میں شروط لگائی ہیں قیدیں لگائی ہیں۔

بلکہ یہ بھی ہے کہ صبر کرو۔کب تک صبر کریں؟"حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ"۔ہمارا حق لیتے ہیں ہمارا حق چھین لیتے ہیں ہم کیا کریں؟اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو اور ان کا حق ان کو دو،واضح الفاظ ہیں۔

ان لوگوں نے کیا کیا؟پہلے حاکم کی غلطیاں،ایک،دو،دس،بیس،سو،دو سو گنوائیں ملک کو لوٹ رہے ہیں کھا رہے ہیں لوٹ مار کا بازار گرم ہے پھر میڈیا والوں کو اپنے قبضے میں لیا وہ بھی اپنے ذاتی مفادات کے پیچھے لگے رہے صبح و شام اور عوام الناس بڑھ کر باہر نکلے،ہزاروں لوگ قتل ہوئے قتل وغارت ہوئی،امن وامان کا خاتمہ ہوا یہ لوگ بیچ میں جہاد کے نام پر آئے اور اس بدامنی کو اور اس میں ہوا دی اور آگ کو اور بڑھا دیا اور بدامنی جب عام ہو گئی تو ایک ملک گیا،دوسرا ملک گیا تیسرا ملک گیا اور بدامنی میں آج بھی لوگ واللہ مر مر کر زندہ ہیں۔دیکھ لیں حالات اللہ کی قسم مر مر کر زندہ ہیں، اُن ملکوں میں نہ تو قیام الصلاۃ کا کچھ پتہ ہے نہ اذانوں کا کچھ پتہ چلتا ہے بس یہی پتہ ہے کہ گولہ بارود ہی کی آوازیں آتی رہتی ہیں نمازی نماز کے لیے جاتا ہے ڈر کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر محفوظ باقی نہیں رہے اور ابھی بھی کہتے ہیں "کامیابی قدم چومے گی!"۔

واللہ ایسے قدموں کو کاٹنا چاہیے کوئی اور حل نہیں ہے ایسے قدموں کا جو ایسی کامیابی کے منتظر ہیں جنہوں نے امت کو ایسے چوراہے پر کھڑا کر دیا ہے بلکہ ایسی آگ کی طرف دھکیل دیا ہے اور دھکیل بھی رہے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ علماء خاموشی اختیار کریں گے اور ہم آگے بڑھتے جائیں گے! نہیں واللہ، علماء بولتے رہیں گے اور تمہیں بے نقاب کرتے رہیں گے، تمہاری چالاکیوں کو بھی سامنے لے کر آتے رہیں گے بے پردہ کرتے رہیں گے اور تمہاری اصلیت اور حقیقت بھی عوام الناس اور پوری دنیا کے سامنے آتی رہے گی اور جس کو سمجھ آرہی ہے الحمدللہ وہ سمجھ بھی رہا ہے، اور جو نہیں سمجھنا چاہتا وہ بھی ہلاک ہو گا اِن ہلاک ہونے والوں کے ساتھ۔

اور واللہ جو بھی کسی بدامنی کا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس امت معصوم امت میں جو بھی اس کی بدامنی میں یا اس میں فتنے کا باعث بنا ہے یا کسی خرابی کی وجہ یا سبب بنا ہے چاہے وہ زندہ ہے یا مردہ ہے وہ جتنی مصبتیں آرہی ہیں امت میں اس کے نامہ اعمال میں یہ گناہ ابھی بھی جاری ہیں۔ لوگ صدقہ جاریہ کے بارے میں سوچتے ہیں یہ ایسی مصیبت اپنے لیے کھڑی کر کے جارہے ہیں اور کر رہے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی واللہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لِيَحْمِلُوٓا۟ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ ٱلَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ﴾ (النحل:25)

بوجھ اٹھائیں گے اپنے پورے بوجھ اٹھائیں گے ﴿كَامِلَةً﴾ قیامت کے دن اور ان کے بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو انہوں نے گمراہ کیا دنیا میں بغیر علم کے گمراہ کیا ہے (کاش کہ یہ لوگ سمجھ لیتے نا! خود بھی جاہل ہیں لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں جہالت کی بنیاد پر تعلیم دیتے ہیں وہ جاہل ہو جاتے ہیں)۔ ﴿أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ﴾ (کتنا بُرا بوجھ اٹھانے والے ہیں یہ لوگ)۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)۔

"حيث قال غير واحد من زعمائهم" (پھر شیخ صاحب یہی بات کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک سے زیادہ رہنماؤں نے یہ کہا ہے)۔ یعنی ان لوگوں میں سے جن کا یہ نعرہ ہے اخوان المسلمین سرفہرست ہیں اور ہر وہ بندہ جو یہ نعرہ لگاتا ہے، جماعت اسلامی کا بھی یہی نعرہ ہے (پاکستان کی جماعت اسلامی کا بھی یہی نعرہ ہے) اور ان میں آپ کو رافضی بھی نظر آئے گا، بریلوی بھی نظر آئے گا جماعت اسلامی میں یہی نعرہ ہے "جس پر ہمارا اتفاق ہے متفق ہیں تعاون کرتے ہیں جس پر ہمارا ختلاف ہے نظرانداز کر دیتے ہیں بعد میں دیکھی جائے گی"۔

یہ لوگ سوچتے نہیں ہیں واللہ ! افغانستان کے پہلے جہاد میں اللہ تعالیٰ نے عبرت کے لیے یہ آنکھوں سے دکھایا ہے پوری دنیا کو کہ سات گروہ نکلے سب افغانی تھے ،ایک عرب گروہ تھا باقی سب افغانی تھے اور عرب والے جنگ سے نکل گئے۔ سات گروہ نکلے سب ایک ہی زبان ایک ہی کلام ،ایک ہی لباس والے ایک ہی شکل و صورت والے سارے افغانی تھے۔جوں ہی رشیا(Russia) نکلا افغانستان کی سرزمین سے یہ سات گروہ آپس میں لڑ پڑے۔ جنگ سے پہلے کیا کہتے تھے ؟ یہی نعرہ تھا کہ نہیں "ہم تعاون کرتے ہیں جس پر ہمارا اتفاق ہے ،اختلاف کو نظر انداز کر دیتے ہیں بعد میں نمٹیں گے"۔

نمٹ گئے بعد میں ؟! کیا نمٹے بعد میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے کیوں بنے ؟! یہ ایک ملک کی میں بات کر رہا ہوں ایک قسم کے لوگ جن کا ماحول ایک ہے ،جن کا کھانا ایک جیسا پینا ایک جیسا، زبان ایک جیسی لباس ایک جیسا، سرزمین ایک جس میں وہ رہتے تھے۔ پھر آخر میں طالبان آئے ان کو بھگا دیا اور پھر طالبان نے قبضہ کر لیا پھر طالبان کی حکومت قائم ہو گئی۔

آپ پوری مسلمان امت کی بات کر رہے ہیں ! کتنی جنسیں ہیں، کتنے فرقے ہیں، کتنے لوگ ہیں اور پھر آپ یہ کہتے ہیں نظر انداز کریں اپنے اختلافات کو پھر بعد میں ہم ملیں گے ؟! روافض آپ کو کہنے دیں گے بھئی آپ بھی ہمارے سردار بنیں ؟ اقتدار کی جنگ ہوئی نا تو رافض کہیں گے بھئی ٹھیک ہے ہماری طرف سے بھی آپ کسی کو اپنا سردار بنا دیں امت مسلمہ ایک ہے نا ہم سب ایک ہو گئے ہیں کافر کو تو ہم نے ہرا دیا ہے اب امریکہ بھی گر گیا ہے رشیا(Russia) بھی گر گیا،اور انگلینڈ بھی گر گیا اہل کفر سارے ہم نے گرا دیئے ہیں ختم ہو گیا جنگ ہم جیت گئے (ٹھیک ہے نا) اب اپنے جو چھوٹے سے اختلاف ہیں اس اختلاف کو دور کر کے اب سب سے پہلے ہمارا خلیفہ کون بنے گا؟

مجھے بتائیں کون بنے گا؟ روافض کہیں گے کہ اہل سنت میں سے کوئی ہو یا اہل سنت کہیں گے کوئی روافض میں سے ہو؟ یا کہیں گے کوئی قبوری آجائے قبر پرست بھی چلے گا؟ دیوبندی آنے دے گا؟ یا وہابی (بریلوی دیوبندی کو زیادہ وہابی کہتے ہیں ہم سے زیادہ ان کو وہابی کہتے ہیں)،وہ کہیں گے نہیں جی اُن سے ہونا چاہیے کوئی خلیفہ اُن سے ہو گا؟

جو قتل و غارت اس وقت ہو گی اللہ کی قسم کافروں کے بیچ وہ قتل و غارت نہیں ہوتی۔ کافر لڑتا ہے دنیا کے لیے یہ لڑتے ہیں آخرت کے لیے اگرچہ باطل پر کیوں نہ ہوں۔ خوارج نے کیا کیا صحابہ کرام کے خلاف تلوار اٹھائی کہ نہیں؟ کس

لیے اٹھائی؟ واللہ عجب بات دیکھیں عبدالرحمٰن بن ملجم "عليه من الله ما يستحق لعنة الله عليه" وہ کہتا ہے مجھے قتل کرنا ہے اگر تو مجھے ایک جھٹکے میں قتل نہ کرنا سر قلم نہ کرنا میرا، میرا ایک ایک جوڑ ایک ایک گوشت کا ٹکڑا الگ الگ کر کے قتل کرنا میں اپنے اس عمل کی لذت محسوس کرنا چاہتا ہوں تاکہ جنت میں میں اس طریقے سے جاؤں۔

جنت میں جانا چاہتا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے! شدت دیکھیں انتہا کی شدت ہے! کہتا ہے زبان کو سب سے آخر میں کاٹنا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں میں مصروف رہوں مشغول رہوں پہلے کاٹو گے تو ذکر کیسے کروں گا اللہ تعالیٰ کا میں، باقی سب کاٹ دو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن ایک جھٹکے سے مجھے قتل نہ کرنا مجھے محسوس ہی نہیں ہو گا کوئی درد نہیں ہو گا مجھے!

پھر کہتے ہیں اختلاف چھوٹا سا اختلاف ہے ہمارا!۔

الغرض، شیخ صاحب فرماتے ہیں "حيث قال غير واحد من زعمائهم" (کہ اس نعرے کو لگانے والے کہ ایک سے زیادہ کئی رہنماؤں نے یہ کہا) "إن عداوتنا لليهود ليست دينية" (ہماری جو دشمنی یہودیوں سے ہے (دینی دشمنی) دین کی بنیاد پر نہیں ہے)۔ میں کہہ بھی چکا ہوں کس بنیاد پر ہے؟ زمین کی بنیاد پر ہے دین کی بنیاد پر نہیں ہے۔ "وتولد من هذه الدعوة وسار في ظلالها الدعوة إلى التقريب بين السنة والرافضة" (اور اسی دعوت کی بنیاد پر اور اسی دعوت کے سائے تلے اس تقریب کی دعوت نے بھی جنم لیا سنت اور روافض کے بیچ میں (سُنیوں اور روافض کے بیچ میں ان کو ایک ساتھ جوڑنے کی یا تقریب کرنے کی جو بدعقیدگی ہے اس نے بھی اسی نعرے کی وجہ سے جنم لیا)) "ثم الدعوة إلى التقارب بين الأديان و غيرها من الدعوات" (اور "الدعوة إلى التقارب بين الأديان" سارے دین ٹھیک ہیں)۔

((نصاریٰ بھی تو مومن ہیں نا، یہودی بھی مومن ہیں، ہندو بھی مومن ہے! وحدۃ الادیان کے نام سے نعرہ لگا ہے))۔

اب دیکھیں طاہر القادری صاحب جو ہیں (بعض صوفیوں کا ہالکوں کا جو شیخ اکبر ہے اور شیخ الاسلام کا لقب دیا گیا ہے) پوری دنیا دیکھ رہی ہے اسٹیج پر کھڑے ہو کر اور ہزاروں کا مجمع ہے مسلمان ہیں، ہندو ہیں، کرسچن ہیں، یہودی ہیں، بدھسٹ (Buddhist) ہیں سارے ایک پلیٹ فارم پر اسٹیج پر کھڑے ہیں اور کہتا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہر بندہ اپنے ربّ کو جیسے پکارنا چاہے پکارے۔ خود کبھی تکبیر پڑھ رہے ہیں کبھی لا الٰہ الا اللہ پڑھ رہے ہیں، کرسچن جیسس

کرائسٹ(Jesus Christ)کو پکار رہا ہے،ہندو اپنے رام کو پکار رہا ہے، سکھ بھی اپنے گرونانک مرشد کو پکار رہا ہے، کوئی کسے پکار رہا ہے!

یہ کیا ہے؟! ایمبیسیڈر آف پیس(Ambassador of Peace)کالقب دیا گیا ہے۔ پیس(Peace)اسے کہتے ہیں دیکھیں ہم سب ایک ہیں ہم سب کا دین ایک ہے ربّ جو ایک ہے نا۔ہندو بھی تو ربّ کو ہی پکارتا ہے اس کو رام کانام دیتا ہے، کرسچن ربّ کو ہی پکارتا ہے اسے جیسس کرائسٹ(Jesus Christ)کانام دیتا ہے، مسلمان بھی ربّ کو ہی پکارتا ہے اسے اللہ کا نام دیتا ہے کیا فرق پڑتا ہے!

یہ بات اس لیے میں کر رہا ہوں تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ صرف خیالی باتیں ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی کو ابھی بھی شک ہے تو یوٹیوب پر لکھے ایمبیسیڈر آف پیس(Ambassador of Peace)طاہر القادری کی جتنی کلپس آئیں گی دیکھ لینا اس میں کہ اسٹیج پر کھڑے ہو کر کس طریقے سے نعرے لگائے جا رہے ہیں اور خود مائیک ان کے ہاتھ میں ہے اسٹیج کا یعنی جو لیڈر سمجھ لیں ان سب کا قائد خود ہے کبھی دوڑتا ہے گھسیڑ دیتا ہے مائیک اس کے منہ میں جو ہندو ہے، کبھی اس کے منہ میں دیتا ہے جو کرسچن ہے کہتا ہے کہتا ہے بس تم کچھ بولو جو بولنا ہے تمہیں۔ (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں:"وغيرها من الدعوات"(اور اس کے علاوہ اور بھی دعوتیں ہیں)"التي تهدم قاعدة الولاء والبراء في الإسلام" (اور اور بھی اس کے علاوہ جو دعوتیں نکلی ہیں جو الولاء والبراء کو توڑ دیتی ہیں جو اسلام میں بڑا قاعدہ ہے(الولاء والبراء کا مسئلہ عقیدے کے اصول میں سے ہے اس اصول نے جو اہل بدعت کا اصول ہے اس نے اس قاعدے کی کمر ہی توڑ دی ہے الولاء والبراء کے قاعدے کی))"وقد تفرع عن هذه الجماعة جماعات"(اور اس ایک جماعت سے بہت ساری جماعتیں نکلی ہیں)"منها ما هو غالي مكفّر على منهج الخوارج" (اور بعض ان میں سے غالی نکلے ہیں جو تکفیر کرتے ہیں جو خوارج کے منہج پر ہیں)۔

جیسا کہ اخوان المسلمین پہلے میں بیان کر چکا ہوں اُن کی تکفیر سید قطب کی تکفیر بالکل واضح ہے کسی سے مخفی نہیں ہے یہاں تک کہ فی ظلال القران کی تفسیر میں انہوں نے ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ تکفیر کی ہے(کئی مرتبہ تفسیر قرآن میں

تکفیر کی ہے !)اور ان کی یہ تکفیر ان کے لکھے اپنے ہاتھوں سے موجود ہے یہ نسخے فی ظلال القران کی تفسیر کے آج بھی موجود ہیں اگر کسی کو شک ہے تو دیکھ سکتا ہے کس طریقے سے مسلمانوں کی کھلے عام اور شرح میں تکفیر کی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"ومنها ما هو متساهل جداً موافق للمرجئة في اعتقادهم" (اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو بالکل متساہل ہیں اور مرجئہ کے عقیدے کی موافقت کرتے ہیں)۔

اس لیے بعض لوگ یہ نہ کہیں "کہ دیکھو یہ تو روافض کا بھی ساتھ دیتے ہیں، یہ تو فلاں کا بھی ساتھ دیتے ہیں جو اہل بدعت ہیں یہ تو کہتے ہیں ہم سب مل جائیں پھر کافر کیسے کہتے ہیں تکفیر تو نہیں کرتے نا"۔ یہ دونوں ایکسٹریمز (Extremes)ہیں یہ بھی آپ کو ملے گا یہ بھی آپ کو ملے گا، ایک ہی جماعت میں ملے گا عجب بات دیکھیں آپ ! جب تقریب کی بات کرتے ہیں تو سب کی بات کرتے ہیں اور جب تکفیر کی بات کرتے ہیں پھر سب کی بات کرتے ہیں جو ان کے مخالف ہے تکفیر اس کی کرتے ہیں جو اُن کے موافق ہے وہ ان کا بھائی ہے تکفیر اس کی نہیں کرتے سمپل (Simple)سی بات ہے، ارجاء بھی ہے اور خروج بھی ہے عجب بات ہے !

اس جملے کو پورا کرکے اسی پر ختم کردیتے ہیں:

"فقد ردوا على الطوائف الصوفية والجماعات الحزبية المعاصرة"، میں اوپر فُٹ ناٹ(Footnote)سے اوپر جہاں پر رُکے تھے وہیں سے پڑھ رہا ہوں اب میں،"والجماعات الحزبية المعاصرة المخالفة لهدي النبي صلى الله عليه وسلم وهدي أصحابه ، وردوا على كل من خالف السنة" (اور اس کا بھی رَد کیا ہر اس شخص کا یا گروہ کا جس نے سنت کی مخالفت کی)"وهدي السلف الصالح في قليل أو كثير" (یا جس نے مخالفت کی سلف صالحین کے راستے کی چاہے تھوڑے ہوں یا زیادہ ہوں، یا کم چیزوں میں مخالفت کی ہو یا زیادہ چیزوں میں مخالفت کی ہو تعداد میں ہو یا کسی مسئلے میں ہو)"إذا علموا بذلك" (بشرطیکہ جب ان کا علم ہو پتہ چلے کہ کس نے مخالفت کی ہے)۔کیوں کرتے ہیں یہ پیچھے لگے رہتے ہیں لوگوں کے بُری عادت ہے غیبت کی عادت ہے امت میں فتنہ کرنے کی عادت ہے وجہ کیا ہے کیوں کرتے ہیں؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں "نصرة لدين الإسلام" (دین اسلام کی نصرت کے لیے)۔

اور واللہ دین اسلام کی نصرت اس کے بغیر ممکن نہیں ہے صحابہ کرام نے بھی یہی کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اسی طریقے سے اہل کفر کو واضح بیان کیا کہ نہیں؟

﴿قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ﴾ (الکافرون:1)واضح ہے کہ نہیں؟﴿لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ﴾ (المائدۃ:73)واضح ہے کہ نہیں؟

یہ منہج ربّانی منہج ہے، یہ منہج نبوی منہج ہے یہ منہج سلف صالحین کا منہج ہے اور بعض لوگ آج بھی شک کرتے ہیں کہ ردود کا منہج یہ فتنے کا باعث بنتا ہے پوری امت میں تفرقے کا باعث بنتا ہے، یہ منہج جو ہے اس میں خیر نظر نہیں آتا اس میں صرف شَر کے سوا کچھ ہے نہیں مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے جھگڑتے رہیں گے اور اہل کفر اپنا کام کرتے رہیں گے، کب تک ہم لڑتے جھگڑتے رہیں گے ہم سب مل جاتے ہیں اہل کفر کا سامنا کرتے ہیں بعد میں اپنا جو اختلاف ہے اس اختلاف سے بھی نمٹ لیں گے ہم۔

((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (38: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔